بیان کے آخر میں محترم اسعد گیلانی صاحب نے ایک اہم انکشاف بھی کیا ہے کہ اسلامی انقلاب ایران کے خلاف بہت سی کتابیں چھپی ہیں اور یہ کتابیں قلیل مدت میں خریدی بھی جاتی ہیں۔ مگر ہمیں بحیثیت مسلمان یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ان کتابوں کے لکھنے اور چھاپنے والے کون لوگ ہیں۔ یہ یا تو صیہونی بلاک سے وابستہ افراد کا کام ہے یا پھر ان کے کارندوں کا۔"

گیلانی صاحب کو یہ تو معلوم ہے کہ ایران کے اسلامی انقلاب کے قائد اور ان کے معاونین سب شیعہ ہیں اور اپنے مذہب کے اظہار میں انہوں نے کسی تقیہ سے کام نہیں لیا۔ ان کی کتابیں اور رسائل ہر جگہ دستیاب ہیں۔ اور اسلام کی تاریخ کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ شیعہ مذہب کے رد میں امت اسلامیہ کے اکابرین نے قرون اولیٰ سے اب تک ہزاروں کتابیں لکھی ہیں اور بحیثیت مسلمان کے ہمارا اور گیلانی صاحب کا فرض ہے کہ ان کتابوں کو دیکھیں اور اپنا اسلام اور ایمان صحیح کریں۔ اور یہ بھی معلوم کریں کہ کیا یہ سب اکابر امریکی یا صیہونی بلاک سے تعلق رکھتے تھے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے بلاک سے تعلق رکھنے والے تھے۔ چند اکابرین اور ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب غنیۃ الطالبین۔ شیخ ابن تیمیہؒ کی کتاب منہاج السنۃ۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے مکتوبات اور رسالہ رد روافض۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی کتاب "ازالۃ الخفا" اور "قرۃ العینین" اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ اور نواب محسن الملک سید مہدی علی کی کتاب "آیات بینات" وغیرہ۔

آخر میں گیلانی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ جب اہل تشیع (جو بقول گیلانی صاحب حنفی مالکی، حنبلی، شافعی سے بڑھ کر مسلمان ہیں) صحابہ کرام کو کافر بتاتے ہیں تو صحابہ کرامؓ سے منقول کتاب و سنت تو مشکوک ہو گئے۔ جب صورت حال یہ ہے تو جماعت اسلامی، پاکستان میں کونسا اسلام نافذ کرنا چاہتی ہے اور اس کا ماخذ و منابع کیا ہیں؟

**باچا خان اور ملا** فروری ۱۹۸۶ء کے الحق میں "افکار و تاثرات" کے تحت "باچا خان اور ملا" کے عنوان سے ابو عمار قریشی کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ راقم کے خیال میں اس مراسلے کا عنوان "سرحدی گاندھی اور ملا" ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ سرحدی گاندھی کو "باچا خان" لکھنا پختون قوم کی توہین کے مترادف بات ہے کیونکہ پختون اور سب کچھ ہو سکتے ہیں مگر "گاندھی" نہیں ہو سکتے۔ سرحدی گاندھی اور خان غازی کابلی دونوں غالی قسم کے ہندو کانگریسی ہیں۔ مگر دونوں میں یہ فرق ہے کہ خان غازی کابلی مسلمان بھی ہیں اور پختون کریکٹر اور روایات کے حامل بھی ہیں۔ مگر سرحدی گاندھی سرتاپا سرحدی گاندھی ہیں۔ پختون عربوں کی طرح بے حد مہمان نواز ہیں۔ لیکن سرحدی گاندھی اس کے بالکل برعکس نہایت کنجوس اور بخیل قسم کے ہیں۔

## ۵۸

الخ

اس سلسلے میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریریں پیش کرنے سے پہلے دہلی کے روزنامہ "پرتاپ" میں سرحدی گاندھی کے ایک مکتوب کا اقتباس پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ مکتوب انہوں نے دہلی کے ایک سرکاری ملازم کو ۱۹۶۵ء کی ہندو پاک جنگ کے زمانے میں لکھا تھا۔ اقتباس ملاحظہ ہو۔

"مجھے بمبئی میں پٹھانوں کی گرفتاری کے بارے میں حقیقت معلوم نہیں۔ یہ گرفتاریاں ہندو پاک جنگ کے دوران ہوئی تھیں۔ میں مہاراشٹر سرکار کو اس کے لئے قصوروار نہیں سمجھتا کہ پٹھانوں میں بہت کم اچھے اور دیانت دار ایماندار لوگ ہیں۔ زرپرست اور خودغرض لوگوں سے جان بچانی چاہئے۔

۱۵ر جولائی "پرتاپ" دہلی

سرحدی گاندھی کے مندرجہ بالا بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرحدی گاندھی صرف مُلّا کے ہی مخالف نہیں بلکہ اپنی قوم پختون کے بھی دشمن ہیں اور مخالف ہیں۔ اب ذرا مولانا ابوالکلام آزاد کے خیالات ملاحظہ ہوں۔ مولانا اپنی کتاب "ہماری آزادی" میں لکھتے ہیں:-

۱۔ صوبہ سرحد کے ہر معاملے میں ہم خان عبدالغفار خان اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب پر بھروسہ کرنے کے عادی ہو گئے۔ ص ۳۴۱۔

۲۔ "کنجوسی اور اخلاق کی کمی پٹھان کو بہت جلد برگشتہ کر دیتی ہے"۔ بدقسمتی سے اس معاملے میں خان بھائی اپنے پیروؤں کے توقعات کسی طرح پوری نہ کر سکے۔ یہ دونوں کھاتے پیتے لوگ تھے۔ لیکن بدقسمتی سے ان میں اخلاق کا مادہ نہ تھا"۔ ص ۳۴۲

۳۔ ڈاکٹر خان صاحب نے چیف منسٹر بننے کے بعد بھی شاید ہی کسی کو کھانا کھلایا ہو۔ اگر اتفاق سے کوئی شخص کھانے یا چائے کے وقت آجاتا تو اس سے اخلاقاً کھانے پینے کے لئے نہ کہا جاتا۔ ان کی طبیعت کا بخل سرکاری روپے کے خرچ میں بھی ظاہر ہوتا تھا"۔ ص ۳۴۴

۴۔ عام انتخابات کے زمانے میں کانگریس نے خرچ کے لئے کافی بڑی رقم دی۔ اس میں سے انہوں نے کم سے کم خرچ کیا بہت سے امیدوار صرف اس لئے ہار گئے کہ انہیں وقت سے مالی امداد نہیں ملی۔ بعد کو جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ روپیہ تھا اور بیکار پڑا رہا تو یہ خان بھائیوں کے کٹر دشمن بن گئے ص ۳۴۴

۵۔ ۱۹۴۶ء میں خان بھائیوں کو سرحد کے لوگوں کی اتنی حمایت حاصل نہیں تھی جتنی کہ دلی میں ہم سمجھتے تھے۔ ص ۳۴۷

مندرجہ بالا حقائق سرحدی گاندھی اور ان کے برادر اکبر کے بارے میں ہیں۔ اب "برلا" کے اخبار "ہندوستان ٹائمز" کی سنئے۔ کہ وہ سرحدی گاندھی کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

"خان عبدالغفار خان ۱۸۹۰ء میں تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے اتمان زئی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کے